سوال

(307) مخصوص ایام میں تبدیلی کی وجہ سے نماز سے رُکنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کی ماہانہ عادت میں دو، تین یا چار ایام کا اضافہ ہوگیا، مثلا اس کی سابقہ عادت چھ یا سات دن تھی مگر اب دس گیارہ یا پندرہ دن ہوگئی، اور وہ صرف ایک دن یا ایک رات ہی کے لیے پاک ہوتی ہے اور پھر حیض شروع ہوجاتا ہے، تو کیا یہ غسل کر کے نماز پڑھے یا رکی رہے حتی کہ کامل طور پر پاک ہو۔ وجہ یہ ہے کہ اس کی عادت میں تبدیلی آگئی ہے اور یہ مستحاضہ بھی نہیں ہے۔ اس صورت میں شریعت کیا کہتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر بات فی الواقع ایسے ہی ہو جیسے کہ ذکر کی گئی ہے کہ حیض صرف ایک رات کے لیے رکا ہے تو اسے چاہئے کہ طہر کا جو وقت اسے ملا ہے اس میں نمازیں ادا کرے، جیسے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ :

''عورت کو خون اگر خوب سرخ اور کثرت سے آیا ہو تو نماز نہ پڑھے، اور جب ایک ساعت کے لیے بھی طہر دیکھے تو غسل کرے۔'' (سنن ابی داود، کتاب الطھارة، باب من قال اذا اقبلت الحیضة تدع الصلاة، حدیث: 286۔ سنن الدارمی: 224،225/1، حدیث: 800 ومصنف ابن ابی شیبة: 120/1، حدیث: 1367)

اور یہ بھی روایت ہے کہ ''اگر طہر ایک دن سے کم ہو تو اس کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی۔'' کیونکہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

''عورتوں کو جلدی نہیں مچانی چاہئے حتی کہ وہ پھایہ کو خوب سفید دیکھ لیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب اقبال المحیض وادبارہ، مصنف عبدالرزاق: 301/1، حدیث: 1159۔ السنن الکبریٰ للبیھقی: 335/1، حدیث: 1486)

کیونکہ خون کسی وقت جاری رہتا اور کسی وقت رک جاتا ہے، اور محض اس کے رک جانے سے طہر ثابت نہیں ہوتا مثلا اگر ایک گھنٹے بھر کے لیے یا اس سے کم کے لیے رکا ہو۔ صاحب مغنی (علامہ ابن قدامہ حنبلی) نے یہی قول اختیار کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 266

محدث فتویٰ